روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 5 دسمبر 2013ء ...... 1435 ہجری 5 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 275

واحد حقدار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یہی بات سچ ہے کہ اس (محمدؐ) نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا۔ یہ داد الٰہی ہے۔ جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے۔ اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقع کون ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے۔ اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ **اِنّی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً**۔ جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو یہ کام نہیں نکل سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی تھیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں۔

(الحکم 17 جنوری 1901ء صفحہ:3)

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بستر میں سادگی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

آپؐ کا بستر بھی نہایت سادہ ہوتا تھا۔ بِالعموم ایک چمڑا یا اُونٹ کے بالوں کا ایک کپڑا ہوتا تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمارا بستر اتنا چھوٹا تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو عبادت کے لئے اُٹھتے تو میں ایک طرف ہو کر لیٹ جاتی تھی اور بوجہ اس کے کہ بستر چھوٹا ہوتا تھا، جب آپ عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے تو میں ٹانگیں لمبی کر لیا کرتی اور جب آپ سجدہ کرتے تو میں ٹانگیں سمیٹ لیا کرتی۔ (بخاری باب الصلوٰۃ علی الفراش)

مکان اور رہائش میں سادگی

رہائشی مکان کے متعلق بھی آپ سادگی کو پسند کرتے تھے۔ بِالعموم آپ کے گھروں میں ایک ایک کمرہ ہوتا تھا اور چھوٹا سا صحن۔ اس کمرہ میں ایک رسّی بندھی ہوئی ہوتی تھی جس پر کپڑا ڈال کر ملاقات کے وقت میں آپ اپنے ملنے والوں سے علیحدہ بیٹھ کر گفتگو کر لیا کرتے تھے۔ چارپائی آپ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ زمین پر ہی بستر بچھا کر سوتے تھے۔ آپ کی رہائش کی سادگی اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ حضرت عائشہؓ نے آپ کی وفات کے بعد فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں کئی دفعہ صرف پانی اور کھجور پر ہی گزارہ کرنا پڑتا تھا یہاں تک کہ جس دن آپ کی وفات ہوئی اُس دن بھی ہمارے گھر میں سوائے کھجور اور پانی کے کھانے کیلئے اور کچھ نہیں تھا۔ (بخاری کتاب الاطعمۃ باب الرطب والتمر)

خدا تعالیٰ سے محبت اور اُس کی عبادت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی نظر آتی ہے باوجود بہت بڑی جماعتی ذمہ داری کے دن اور رات آپ عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ نصف رات گزرنے پر آپ خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے اور صبح تک عبادت کرتے رہتے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ آپ کے پاؤں سوج جاتے تھے اور آپ کے دیکھنے والوں کو آپ کی حالت پر رحم آتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ایسے ہی موقع پر کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! آپ تو خدا تعالیٰ کے پہلے ہی مقرب ہیں آپ اپنے نفس کو اتنی تکلیف کیوں دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اے عائشہ! اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا۔

(بخاری کتاب التہجد باب قیام النبی ﷺ الیل حتی ترم اقدماہ)

جب یہ بات سچی ہے کہ خدا تعالیٰ کا میں مقرب ہوں اور خدا تعالیٰ نے اپنا فضل کر کے مجھے اپنا قرب عطا فرمایا ہے تو کیا میرا یہ فرض نہیں کہ جتنا ہو سکے میں اُس کا شکریہ ادا کروں، کیونکہ آخر شکر احسان کے مقابل پر ہی ہوا کرتا ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ الفتح باب قولہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک (الخ)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

(از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

آئندہ کیلئے 30 نومبر 2014ء تک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

1۔ محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب
2۔ محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب
3۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
4۔ محترم نواب منصور احمد خان صاحب
5۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
6۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
7۔ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب
8۔ محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
9۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب
10۔ محترم عبدالسمیع خان صاحب
11۔ محترم ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب
12۔ محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب
13۔ محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
14۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب
15۔ محترم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
16۔ محترم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
17۔ محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب
18۔ محترم شیخ کریم الدین صاحب
19۔ محترم نصیر احمد انجم صاحب
20۔ محترم ظفر اللہ خان طاہر صاحب
21۔ محترم خواجہ ایاز احمد صاحب
22۔ محترم اسفند یار منیب صاحب
23۔ محترم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب
24۔ محترم اللہ بخش صادق صاحب
25۔ محترم ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت انگلستان) اور محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر جماعت غانا) اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

اس مجلس کے صدر محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد صاحب کاہلوں ہوں گے۔ اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 30 نومبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہوچکے ہیں

خطبہ جمعہ 25/ اکتوبر 2013ء

س: حضورانور نے یہ خطبہ جمعہ کہاں ارشادفرمایا؟

ج: بیت المسرور، برسبن، آسٹریلیا۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت فرمائی؟

ج: سورۃ الاعراف آیت 30 اور 32 کی تلاوت فرمائی۔

س: حضورانور نے اس بیت الذکر کی تعمیر کے ضمن میں کیاارشادفرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برسبن کے احمدیوں کو بیت الذکر کی تعمیر کی توفیق دی۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکرادا کریں، کم ہے۔

س: جماعت اور خلافت کے رشتہ کے حوالہ سے حضور انورنے کیاارشادفرمایا؟

ج: فرمایا! محبت و اخوت و اطاعت کے جس رشتہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائطِ بیعت میں ذکرفرمایا ہےاوریہی محبت اوراخوت اوراطاعت کا رشتہ پھرآگے آپ کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔

س: دنیامیں نئی بیوت الذکر کی تعمیر کس تحریک کاثمرہ ہیں؟

ج: فرمایا! بیوت الذکر کی تعمیر خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے بھی دنیا میں ہورہی ہے۔عموماً دنیا میں ہرجگہ میں جماعتوں کواس طرف توجہ دلا رہاہوں کہ بیوت الذکر کی تعمیر کریں، کیونکہ یہ دعوت الی اللہ کا ذریعہ ہیں اور حقیقت میں یہ بات سچ بھی ثابت ہورہی ہے۔

س: برسبن میں بیت الذکر کی تعمیر کل کتنے عرصہ اور کتنے خرچ میں مکمل ہوئی؟

ج: دسمبر 2012ء کے بعداس پرکام شروع ہوااوراس بیت الذکر کی تعمیر پرساڑھے چارملین ڈالرزخرچ کئے گئے اورافرادِ جماعت نے دل کھول کرقربانیاں دیں۔

س: ایک حقیقی احمدی کی روح کیا ہونی چاہئے؟

ج: فرمایا! ہمیں ہمیشہ یادرکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت و اخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندرکسی وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتے نہ ہونے چاہئیں، بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہیں اور ہونے چاہئیں۔

س: حضورانور نے انصاف کے قیام کے حوالہ سے کیا ارشادفرمایا؟

ج: فرمایا! انصاف معاشرے کی بنیادی اکائی ہے جوگھر سے شروع ہوکر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کاامن وسکون ہرسطح پرقائم ہوسکتا ہے۔

س: حضور انور نے عورت کی کیا ذمہ داریاں بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا: سب سے پہلی ذمہ داری عورت کی گھر کی ذمہ داری ہے، اس کوسنبھالنا ہے۔اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔خاوند کے احترام کے ساتھ اُس کے رحمی رشتہ داروں کا بھی احترام کریں۔بچوں کی تربیت اورنگرانی کریں۔

س: بچوں کودین سے جوڑے رکھنے کے لئے والدین کو کیا حکمت عملی اختیارکرنے کی تاکید کی ؟

ج: فرمایا! بچوں کو یہ باورکرانے کی ضرورت ہے کہ تم احمدی ہو، اوراس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو احمدی ثابت کرنا ہوگا۔ یہ باورکرانے کی ضرورت ہے کہ تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ سب سے پہلے ماں باپ کواپنی ذمہ داریوں کوسمجھنا ہوگا۔ یہ بتانا ہوگا بچوں کو، کہ تم میں اور دوسروں میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ بچوں کی جب اس نہج پرتربیت ہوگی توتبھی بچے دین سے جڑے رہیں گے ...... اگر ماں باپ اپنے عملی نمونے نہیں دکھارہے، اگر بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہےتو پھرانصاف نہیں کررہے۔

س: مومنین کی جماعت ''ایک وجود'' کے معیار پرکس طرح قائم ہوسکتی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی جماعت کو ایک وجود بنایا ہے۔پس ایک وجود کا معیار اُس وقت قائم ہو سکتا ہے جب دوسرے کی تکلیف کا احساس ہو، اُس کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔جب انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔

س: ایک احمدی ہی انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے کی حکمت کوکیوں سمجھتا ہے؟

ج: فرمایا! انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے کو احمدی سب سے زیادہ سمجھ سکتا ہےاورجانتا ہے۔کیونکہ اُس نے زمانے کے امام کوقبول کیاہے، زمانے کےامام کی بیعت میں آیاہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کوسمیٹ سکے۔

س: حضرت مسیح موعودنے بنی نوع انسان کی ہمدردی کی بابت کیافرمایا؟

ج: ''نوع انسان پرشفقت اوراُس کی ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 438)

س: مخلصین لہ الدین کے گروہ میں کس طرح شامل ہوا جاسکتا ہیں اوراللہ تعالیٰ کا کون سا روشن پیغام اس گروہ میں شامل ہونے کے لئے راستہ دکھاتا ہے؟

ج: فرمایا! ہماری نیک خواہشات اور ہمارے ہر معاملے میں نیک عمل کی کوشش وہی ہے جو ہماری توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھنے والا بنائے گی پھراُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو وادعــــوہ مخلصین لہ الدین کا گروہ ہے۔

س: حضرت مسیح موعود نے قبولیت دعا کے لئے کس چیز کوضروری قراردیا؟

ج: حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ

''دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کوتوڑتا ہےتو دعاؤں میں کوئی اثرنہیں رہتا''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 21)

س: انسان کی روحانی زندگی کس بات پرموقوف ہے حضرت مسیح موعودنے اس ضمن میں کیاارشادفرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ لباس التقویٰ قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اورروحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہےاورتقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اورعہد کی حتی الوسع رعایت رکھے، یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پرتابمقدورکاربندہوجائے۔''

(روحانی خزائن جلدنمبر 21 صفحہ 209,210)

س: حضورانورنے دعاؤں کے حوالہ سے کس غلط تصور کی وضاحت فرمائی؟

ج: فرمایا! یہ جوتصور ہے کہ دعا کے لئے کہہ دواورخود کچھ نہ کرو، یہ بالکل غلط تصور ہے اگر مجھے دعا کے لئے کہاہےتو خودبھی تودعاؤں کی طرف توجہ کریں۔خودبھی تونمازوں کی طرف توجہ کریں۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک صحابی کویہی فرمایا تھا کہ اگرتم وہ مقصد چاہتے ہواوراُس کے لئے مجھے دعا کے لئے کہہ رہے ہوتو پھرخودبھی تم دعاؤں سے میری مدد کرواور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔''

س: حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد کیا ہے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد دین حق کی نشأۃ ثانیہ ہے۔نیازمین اورنیاآسمان پیداکرنا ہے۔

س: حضور انور نے بیت الذکر کی تعمیر کے حوالہ سے احمدیوں کی کیا ذمہ داریاں بیان فرمائیں؟

ج: فرمایا! بیت الذکر کے حوالے سے احمدیوں کی ذمہ داریاں یہ ہیں کہ اس بیت الذکر کو آباد بھی کرنا ہے انہوں نے اوراس زینت کو لے کرآنا ہے، اس میں جو خدا تعالیٰ کی نظرمیں زینت ہے۔ نیز ایک دوسرے کےحقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ علاقے میں حقیقی دین حق کا پیغام بھی پہنچانا ہے۔

س: خداتعالیٰ کے ہاں کن لوگوں کی مہمان نوازی ہوتی ہے؟

ج: ایک حدیث میں آتا ہے کہ عبادت کے جذبہ سے صبح شام بیت الذکر میں آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مہمان نوازی ہوتی ہے۔

س: نمازوں کے درمیانی فاصلے کے متعلق حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک نماز سے دوسری نماز تک کا جو درمیانی فاصلہ ہے، ایک مؤمن کے لئے اگروہ خالص توجہ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح سرحد کی حفاظت کے انتظامات کررہاہے۔شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے۔

س: کلوا واشربوا ...... (الاعراف:32) کی حضور انورنے کیاتفسیر بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اورطیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے فائدہ ضرور اُٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو، بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصدہو۔

س: حضورانورنے پاکستان سے آنے والے احمدیوں کو کیانصائح فرمائیں؟

ج: فرمایا! آپ یہاں احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے آئے ہیں۔پس اپنی نسلوں کوبھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم بیت الذکر کی آبادی، اس کا حق ادا کرنے اور پھر دعوت الی اللہ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

س: حضور انور نے خطبہ کے آخر میں کس مضحکہ خیز مقدمے کاذکرفرمایا؟

ج: فرمایا! ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی، ایک گاؤں میں، کہ میں نے دیکھا تھاایک منارۃ تھااورایک گنبدنظرآیا، میں وہاں گیا قریب توپتہ لگا یہ بیت الذکر تو قادیانیوں کی ہے۔میرے جذبات مجروح ہوگئےاور میں نے، شروع اس طرح کیا جس طرح کوئی مسافر ہے۔ پھرمیں چاردن اس تلاش میں رہا کہ کون شخص ہے یہ بیت الذکر بنانے والا۔ پھر پتا لگا آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جونماز پڑھتے ہیں، اُن کو میں نے سمجھایا کہ منارۃ گرادو، گنبدگرادو، لیکن وہ نہیں مانے اور میرے جذبات مجروح ہوگئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔تو یہ حالات ہیں پاکستان میں، اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہورہے ہیں۔تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض بھی ایسے حالات میں رہتے ہوئے آئے ہیں یہاں۔ پس ان حالات کوبھول نہ جائیں، یاد رکھیں اوراپنی بیوت الذکر کے حق اداکریں۔

پبلشرو پرنٹر : طاہرمہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

31

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ نیوزی لینڈ

جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ سے اختتامی خطاب، تقریب بیعت اور نیشنل مجلس عاملہ کو ہدایات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

3 نومبر 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا پانچ بجے بیت المقیت میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، مختلف ممالک اور جماعتوں سے موصول ہونے والی فیکسز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جلسہ نیوزی لینڈ کا آخری دن

آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری روز تھا پروگرام کے مطابق گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد عظیم ظفراللہ صاحب نے کی اور بعدازاں اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا اردو ترجمہ احسان جاوید صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم محمود احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

مجھے اس یار سے پیوند جان ہے
وہی جنت، وہی دارالامان ہے

خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقسیم ایوارڈ

اس کے بعد تقسیم ایوارڈ کی تقریب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے طلباء کو تعلیمی اسناد عطا فرمائیں اور میڈلز پہنائے۔ درج ذیل خوش نصیب طلباء نے ایوارڈ حاصل کئے۔

ملک عمران احمد ماسٹر آف بینکنگ اینڈ فنانس
تنویر احمد چیمہ ماسٹران اکنامکس
لئیق احمد گریجوایٹ اینڈ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ Statistics
شیراز ہارون شاہ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
سید احسن احمد چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ
ندیم احمد فیلوشپ ایوارڈ آف آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، یوکے ان Ophthalmologists
سفیر احمد خان بیچلر آف کامرس
طاہر احمد بیچلر آف انجینئرنگ
زبیر شریف احمد بیچلر آف انجینئرنگ
سلام حیات قیصرانی بیچلر آف سائنس ان الیکٹریکل انجینئرنگ
احمد دلدار شاہ بیچلر آف انجینئرنگ
عظیم احمد ظفراللہ بیچلر آف انجینئرنگ
بشارت احمد بیچلر آف سائنس ان Statistics Mathematics
محمد عمران بیچلر آف سائنس

ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد گیارہ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت احمدیہ نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں توقع کرتا ہوں کہ احبابِ جماعت نے یہ تین دن جلسہ کے حقیقی مقاصد حاصل کرنے اور خدا تعالیٰ سے قرب میں بڑھنے اور اس سے مزید مضبوط تعلق پیدا کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ میری دعا ہے کہ یہ خواہش اور توقع جو مجھے آپ سب سے ہے ٹھیک ہو اور نیوزی لینڈ جماعت کے ہر فرد نے روحانیت، اخلاقیات اور دینی و دنیاوی علم میں ترقی کی ہو۔ بہرحال آج میں آپ سے چند ایسی باتیں کرنا چاہتا ہوں جو ہر احمدی کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک احمدی جس نے امامِ وقت کی بیعت کی ہوئی ہے وہ تبھی سچا احمدی کہلا سکتا ہے جب وہ حضرت اقدس مسیح موعود کی بیان فرمودہ توقعات پر پورا اترے۔ آپ نے اپنی جماعت سے یہ توقع رکھی ہے کہ وہ (دین) کی سچی تعلیمات کے مطابق اپنے اندر حقیقی اور مثبت تبدیلی پیدا کرے۔ اگر یہ کوشش نہیں ہے تو پھر حضرت اقدس مسیح موعود کو قبول کرنے کی کوئی وقعت نہیں رہتی۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے بارہا فرمایا ہے کہ اگر احمدیوں اور غیر احمدیوں میں کوئی فرق نہیں تو پھر مسیح موعود پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یقیناً معیار میں واضح فرق ہونا چاہئے اور احمدیوں کو خدا تعالیٰ کی عبادت میں آگے ہونا چاہئے اور قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ مستقل اپنا جائزہ لیتا رہے کہ آیا اس میں اور دوسروں میں واقعی کوئی فرق ہے؟ یہ جائزہ قرآن کریم، احادیث اور حضرت اقدس مسیح موعود کی تعلیمات کی روشنی میں لیا جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے جیسی نعمت سے ہمارے لئے زندگی بہت آسان کر دی ہے۔ تمام دن ایم ٹی اے پر ایسے پروگرام نشر ہوتے ہیں جو ہمارے ازدیاد علم کا باعث ہوتے ہیں اور اعلیٰ ترین اخلاقی اور روحانی معیار کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اسی طرح (جماعتی مرکزی ویب سائٹ) پر ایک کلک کی دوری پر ہزاروں کتب پڑی ہیں۔ لہٰذا جو پہلی بات میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے مربوط کر لیں۔ **کم از کم آپ کو میرے خطبات، تقاریر اور میرے دیگر پروگرام دیکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔** میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پروگرام صرف دیکھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان پروگرامز کو follow کریں اور جو بھی آپ ان پروگراموں سے سیکھیں، اسے عملی رنگ دینے کی کوشش کریں۔ کوشش کریں کہ آپ کے تقویٰ اور نیکی کے معیار بلند ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایک سچے (مومن) سے کیا چاہتا ہے؟

خدا تعالیٰ نے سچے مومن کو کیا حکم دیا ہے؟

خدا تعالیٰ ایک سچے (مومن) کا کیا معیار چاہتا ہے؟

بالخصوص ان لوگوں کا معیار کیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ زمانہ کے امام حضرت اقدس مسیح موعود کو تسلیم کریں اور ان کو اس قابل بنایا کہ سچی (مومن) جماعت میں شامل ہوں۔

سورۃ اٰل عمران، آیت 111 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔......

''تم بہترین امّت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بُری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر ہوتا۔ ان میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔''

لہٰذا، ایک سچی (مومن) جماعت کا یہ ہدف ہے اور اسے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ انسانیت کو فائدہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدمت انسانیت کا آغاز اپنے گھر سے ہونا چاہئے اور پھر اسے ہمسایوں تک پھیلانا چاہئے اور پھر ملکی سطح تک اور آخر اس کا دائرہ عالمی سطح تک وسیع کرنا چاہئے۔ سچے (مومنوں) کو چاہئے کہ وہ دوسروں میں نیکیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں اور غلطیوں اور گناہوں سے بچنے میں ان کی مدد کریں۔ ایک احمدی صرف اور صرف اسی صورت سچا احمدی (مومن) کہلائے گا جب وہ ان تعلیمات پر عمل کرے گا۔ تبھی ممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر سچا ایمان لانے والا ہو۔ پس اگر ایسا ہے کہ آپ نے صرف عارضی طور پر جلسہ کے ان تین دنوں میں ہی اچھے اعمال کئے ہیں تو پھر ان سے آپ کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ہونا یہ چاہئے کہ ہر پل آپ اس بات کو اپنے سامنے رکھیں کہ ہم احمدی (مومن) خدا تعالیٰ کی جماعت کا حصہ ہیں اور ہماری جماعت کا قیام انسانیت کی خدمت کرنے اور اسے فائدہ پہنچانے کے لئے کیا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم وہ جماعت ہیں جسے ہر حال میں دنیا میں نیکی پھیلانا ہوگی۔ اور ہم وہ جماعت ہیں جنہیں ہر حال میں بدی اور برائیوں کو ترک کرنا ہوگا۔ یہ عظیم کام اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک ہم اپنے ایمان میں کامل نہ ہو جائیں اور جب تک ہم اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے نہ لگ جائیں۔ ہم دوسروں کو اُسی وقت نیکی اور پرہیزگاری کی طرف بلا سکتے ہیں جب ہم خود نیک ہوں گے اور ہم صرف اُسی وقت دوسروں کو برائیاں چھوڑنے کی ترغیب دے سکتے ہیں جب ہم خود ہر قسم کی برائی کو ترک کریں گے۔ لہٰذا سب سے پہلے ہر احمدی کو اپنے اندرونے کو پاک کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ کوشش کرے کہ بالکل نیک انسان بن جائے اور اعلیٰ اخلاقی معیار حاصل کرے۔ ہر احمدی کو چاہئے کہ اپنے نفسوں کا مسلسل محاسبہ کرتے ہوئے ہر قسم کی برائی سے دور ہو جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یاد رکھیں، اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ ہر سچے مومن کا یہ مطمحِ نظر ہونا چاہئے کہ وہ ایک

دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ سورۃ بقرہ آیت 149 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے......

''اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔''

جب تک ہم ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل نہیں کر لیتے اس وقت تک ایک ایسی جماعت کہلانے کے قابل نہیں ہو سکتے جس کا مقصد دنیا کو فائدہ پہنچانا اور تمام لوگوں کو روحانی اچھائی کی طرف بلانا اور ہر قسم کی برائی اختیار کرنے سے روکنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس دیکھیں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی خوبصورت تعلیم دی ہے جس کے ذریعہ ہمیں روحانی، دینی، مادی اور قومی ترقی کی راہ دکھلا دی ہے۔ درحقیقت یہی کامیابی کی کلید ہے اور اگر ہم اس پر عمل کریں تو ہم اپنے آپ میں ایک انقلابی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ اگر 'نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے' پر حقیقی طور پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق انسان خدا تعالیٰ کے انعامات اور فضلوں سے حصہ لینے کے قابل ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسی بات کو مزید واضح کرنے کے لئے یہ کہنا چاہئے کہ 'نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانا' اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرے۔ اللہ تعالیٰ کے اہم حکموں میں سے ایک اور یقیناً انسان کی تخلیق کا واحد مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اُس طرح عبادت کرے جس طرح خود اللہ تعالیٰ نے عبادت کا طریق بتلایا ہے۔ اس لئے ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جو کہ قادرِ مطلق ہے، کی اسی طریق پر عبادت کرے جو اس نے ضروری بیان فرمائے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں مسلسل اپنے خطبات اور تقاریر میں اس امر کی طرف جماعت کی توجہ دلاتا رہا ہوں۔ گزشتہ خطبہ جمعہ میں بھی میں نے آپ کی توجہ اس طرف دلائی ہے۔ اگر ہم اس اہم ترین مقصد کو بھول گئے یا نظر انداز کر دیا اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کی عبادت نہ کی تو ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کو رد کرنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہم پر حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کے ذریعہ کی ہے۔ اس حکم کو رد کرتے ہوئے ہم خدا تعالیٰ کے 'نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے' والے فضل سے بھی محروم رہ جائیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس دور میں حضرت اقدس مسیح موعود ان نیک مقاصد کو دوبارہ قائم کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے تھے۔

......اگر ہم آنحضرت ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونہ کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ صحابہؓ اس قدر ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنے کی خواہش رکھتے تھے کہ مسلسل خدا تعالیٰ کی عبادت اور اس کی رضا حاصل کرنے کے نئے نئے طریق سوچتے رہتے تھے۔ ایک موقع پر بعض غریب صحابہؓ اکٹھے ہو کر آنحضرت ﷺ سے ملنے آئے اور عرض کی:

'یارسول اللہ، ہمارے امیر بھائی ہم جیسی ہی عبادت کرتے ہیں، ہم جیسے ہی روزے رکھتے اور دیگر نیکیاں بجالاتے ہیں، لیکن ایک پہلو ایسا ہے جس میں وہ ہم سے بڑھ کر ہیں اور ہمارے سے زیادہ ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ اور یہ ان کی مالی قربانی ہے۔ مالی قربانی میں ان کی کوششیں ہم سے زیادہ ہیں اور ہم لاچار ہیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریق بتائیں جس کے ذریعہ ہم ان سے نیکیوں میں برابر ہو جائیں۔'

اس کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر نماز کے بعد وہ تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ اس ہدایت پر عمل کریں گے تو یہ صدقات اور مالی قربانی کے فرق کو پورا کر دے گی۔

چنانچہ، معاشی لحاظ سے غریب صحابہؓ نے خاموشی سے ہر نماز کے بعد ان الفاظ کو دہرانا شروع کر دیا۔

جب ان کے متمول بھائیوں نے یہ دیکھا کہ ان کے کم خوشحال بھائی نماز کے بعد کچھ دہرانے میں مصروف ہیں تو انہوں نے بھی ارادہ کیا کہ معلوم کریں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد انہوں نے پتہ چلا لیا کہ ان کے غریب بھائی ذکر الٰہی میں مصروف ہیں اور یہ کہ آنحضرت ﷺ نے انہیں بتایا ہے کہ یہ ذکر متمول مسلمانوں کی مالی قربانی کے ذریعہ زائد ثواب کے فرق کو پورا کرے گا۔ یہ جان کر متمول مسلمانوں نے بھی اسی طرح ذکر الٰہی شروع کر دیا۔

اس پر غریب مسلمان پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی:

'یارسول اللہ، امراء نے بھی اس طرح ذکر کرنا شروع کر دیا ہے۔'

وہ یہ چاہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ امراء کو اس ذکر سے منع فرما دیں لیکن آنحضرت ﷺ نے فرمایا انہیں منع نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایک دوسرے سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا حکم دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نمونوں کو دیکھیں کہ وہ ایک دوسرے کو نیکیوں میں پیچھے چھوڑنے کے لئے کتنے بیتاب تھے۔ وہ ہر وقت ایک دوسرے سے نیکیوں میں بڑھنا چاہتے تھے اور انہیں صرف خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا خیال تھا۔ and were only concerned with pleasing Allah the Almighty.

آنحضرت ﷺ کی یہ روایات جو ہمیں بتائی جاتی ہیں یہ اچھے اعمال کی صرف کہانیاں نہیں ہیں جنہیں ہم سُن کر محظوظ ہوں۔ مزید یہ کہ محفوظ رہنے کے لئے یہ کافی نہیں کہ صرف سبحان اللہ کے الفاظ ادا کئے جائیں بلکہ ہمیں ان مقدس روایات پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہوگی۔ ہمیں ان مقدس نقوش پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ ان سنہری راہوں پر چلیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید یہ کہ عبادت کے علاوہ دیگر بہت سی سماجی اقدار اور اخلاقی صفات ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں پیدا کریں۔ ہمیں تاکید کی گئی ہے کہ ہم ان اچھے اعمال میں ہمیشہ بڑھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ ہمیں اپنی زندگیوں کے ہر قدم پر یہ نیک اعمال بجا لانے چاہئیں۔ ہمیں مثبت تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی ورنہ آہستہ آہستہ ہمیں ان امور کا احساس نہ رہے گا اور ایک عرصہ بعد ہمیں نیک اور بد اور صحیح اور غلط کی تمیز نہ رہے گی۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس مقدس اور قابلِ احترام ہستی سے ہماری محبت اور عزت صرف الفاظ تک محدود رہ جائے گی اور مزید وقت گزرنے پر یہ الفاظ بھی باقی نہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ایسے انجام سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب کا مکمل متن حسب طریق علیحدہ شائع ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد خدام اور انصار کے دو گروپس نے باری باری ترانے پیش کئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

تقریب بیعت

ایک بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی۔ جس میں آٹھ مرد احباب اور چھ خواتین نے بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ نیوزی لینڈ جماعت کے تمام احباب مرد و خواتین اس بیعت کی تقریب میں شامل ہوئے۔ بعد ازاں حضور انور رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

میٹنگ نیشنل مجلس عاملہ

پروگرام کے مطابق چار بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میٹنگ ہال میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ جماعت نیوزی لینڈ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے جماعتوں کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ موصوف اس کا واضح طور پر جواب نہ دے سکے۔ جس پر حضور انور نے فرمایا رولز اینڈ ریگولیشن کی کتاب پڑھیں۔ جہاں باقاعدہ جماعت کے ممبرز موجود ہوں اور صدر کا تقرر ہو اور اس کی عاملہ ہو تو وہ باقاعدہ جماعت کہلاتی ہے۔ اگر ممبران کی تعداد کم ہے لیکن باقاعدہ صدر جماعت کا تقرر ہے تو تب بھی وہ جماعت ہی کہلائے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے اس وضاحت کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہماری جماعتوں کی تعداد پانچ ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی تمام جماعتوں سے ان کی کارکردگی کی ماہانہ رپورٹ لیا کریں اور اپنی ان جماعتوں کو اور ان کے صدران کو Active کریں۔ جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئیں ان پر نیشنل صدر صاحب کی طرف سے تبصرہ بھی جماعتوں کو جانا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری تربیت اور وقف نو نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ **اس وقت 32 واقفین نو ہیں**۔ جن میں سے 18 لڑکے اور 14 لڑکیاں ہیں۔ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں ان کی تعداد 12 ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری وقف نو نے بتایا کہ جو پندرہ سال سے اوپر ہیں انہوں نے لکھ کر دے دیا ہے کہ وہ وقف کریں گے اور وقف کا فارم پُر کر دیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب یہ اپنی تعلیم مکمل کر لیں گے اور تعلیم سے فارغ ہو جائیں گے تو پھر یہ دوبارہ لکھ کر دیں

گے کہ ہم نے اپنی تعلیم مکمل کر لی ہے اب ہم وقف کرتے ہیں اور خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جس طرح باقی واقفین زندگی ہیں اسی طرح ان واقفین نو کو بھی باقاعدہ زندگی وقف کر کے آنا پڑے گا۔ حضور انور نے فرمایا وقف نو کوئی ٹائٹل نہیں ہے بلکہ ایک وقف زندگی ہے اپنی زندگی خدمت دین کے لئے پیش کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ کوئی پائلٹ بنا ہوا ہے اور کوئی کسی کمپنی میں جاب کر رہا ہے۔ اگر وقف نو ہے تو پھر ایسا نہیں ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا 21 سال کی عمر تک کا آپ کے پاس سیلبس آ گیا ہوا ہے تو پھر ان کو پڑھائیں اور اس کا باقاعدہ امتحان بھی لیں۔ نیز حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن سے جو رسالہ مریم اور اسماعیل شائع ہوتا ہے۔ اس میں یہاں کے بچے اور بچیاں بھی آرٹیکل لکھا کریں۔

نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا نیوزی لینڈ کی 4.5 ملین آبادی ہے تو اس کو آپ ایک سال کے اندر پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہر عاملہ ممبر دو ہزار لیف لیٹس تقسیم کرے۔

حضور انور نے فرمایا آجکل دنیا کو مذہب سے دلچسپی نہیں رہی۔ خدا پر یقین نہیں رہا۔ اگر آپ انہیں یہ بتائیں گے کہ احمدیت سچی ہے، تو انہیں اس سے غرض نہیں کہ کون سچا ہے، اس لئے پہلے ان کو خدا کا قائل کریں اور مذہب کی طرف ان کی دلچسپی کے سامان پیدا کریں۔ جو لوگ مذہب سے متنفر ہیں وہ کہتے ہیں کہ مذہب نے فتنہ وفساد پیدا کیا ہوا ہے۔ مذہب ایک دوسرے کو آپس میں لڑاتا ہے۔ مذہب نے لوگوں کو انتہا پسند بنا دیا ہے۔ دہشت گرد بنایا ہے۔ جبکہ ہمارے اخلاق اچھے ہیں اس لئے ہم نہ مذہب کو مانتے ہیں اور نہ خدا کو مانتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پہلے ایک لیف لیٹ کے ذریعہ ان کو امن اور سلامتی کا پیغام دیں۔ اس سے ان کو دلچسپی پیدا ہوگی پھر جو خدا کے قائل نہیں ان کے لئے ایسے لیف لیٹ بنائیں جو ان کو خدا کے وجود کی طرف راہنمائی کر سکیں۔ پھر جو لوگ مذہب میں دلچسپی رکھتے ہیں تو ان کے لئے ایسا لٹریچر اور لیف لیٹس تیار ہوں کہ کون سا مذہب صحیح اور سچا ہے اور امن کی تعلیم دینے والا ہے اور کیوں سچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس طرح پمفلٹ بنا کر تقسیم کریں۔ ایک دن میں تو کامیابی نہیں ہوتی۔ ایک مسلسل کوشش ہے اور لمبا پراسس ہے۔ پیغام پہنچانا ہمارا کام ہے۔ دل بدلنا خدا کا کام ہے۔ یہی کام خدا تعالیٰ کے انبیاء نے کیا۔ آنحضرت ﷺ نے کیا۔

حضور انور نے فرمایا اس زمانے میں تو پیغام پہنچانے کے لئے آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بہت سے آسان ذرائع مہیا ہو گئے ہیں۔ انصار اور خدام سے اپنی ٹیمیں بنائیں اور (دعوت الی اللہ) کے کام کو آرگنائز کریں۔ **مجلس سلطان القلم بھی یہاں بنائیں جو اخبارات و جرائد وغیرہ میں (دین حق) کے حق میں مضامین لکھے** (دین حق) کی حسین اور پُرامن تعلیم کو اجاگر کریں۔

حضور انور نے فرمایا لیف لیٹس کی تقسیم کے کام کو بہت زیادہ آرگنائز کرنے کی ضرورت ہے۔ **آسٹریلیا میں تو ایک معذور آدمی نے 20 ہزار لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔** اس کام کے لئے جوش اور جذبہ کی ضرورت ہے۔ جذبہ اور عزم ہو تو ہر کام ہو جاتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بڑی عمر کے جو لوگ فارغ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان سے بھی کام لیں۔ یہ Old People's Home میں جائیں۔ وہاں تعارف حاصل کریں۔ پمفلٹس تقسیم کریں۔ کام کریں گے تو مزید نئے راستے کھلیں گے۔

سیکرٹری ضیافت سے حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آپ کی ٹیم اچھا کھانا پکا رہی ہے۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نیوزی لینڈ بھی اس میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب خدام کا ایک صدر چلا جاتا ہے تو فائل بند ہو جاتی ہے۔ نیا آتا ہے تو پھر صفر سے کام شروع ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کام صفر سے نہیں بلکہ جہاں سابقہ صدر نے چھوڑا ہے وہیں سے شروع ہونا چاہئے اور آگے چلانا چاہئے۔ باقی جو نئے مزید پروگرام بنانے ہیں وہ بیشک بنائیں۔

نیشنل سیکرٹری تعلیم کو حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے پاس تمام طلباء اور طالبات جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان کا Data ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں جو آپ طلباء کو ایوارڈ اور میڈل دے رہے ہیں۔ اس کا معیار کیا رکھا ہے؟ حضور انور نے فرمایا **یوکے میں مضامین کے لحاظ سے جو Top Ten یونیورسٹیاں ہیں ان کے جو گریجوایٹ طلباء اور طالبات ہیں اور ہائی مارکس لیتے ہیں وہ ایوارڈ کے حقدار ہوتے ہیں اور کوالیفائی ہوتے ہیں۔** آپ یہاں بھی آئندہ سے ایسا ہی معیار رکھیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی سیکنڈری سکول کے طلباء جو آگے تعلیم اختیار کرتے ہیں، ان کی کونسلنگ ہونی چاہئے۔ آپ کو ان کی راہنمائی کرنی چاہئے کہ ان کو کس فیلڈ میں جانا چاہئے۔ جماعت کو کہاں کہاں ضروریات ہیں اور کونسا فیلڈ ان کے لئے بہتر ہے۔ ان کی کونسلنگ کے لئے باقاعدہ ایک ٹیم ہو جو ہر قدم پر ان کی راہنمائی کرے۔

حضور انور نے فرمایا بعض طلباء نے سیکنڈری سکول چھوڑ دیا ہے۔ ان طلباء کو سنبھالنے کی ضرورت ہے۔ ان کی توجہ پڑھائی کی طرف ہونی چاہئے۔ پڑھائی کی طرف توجہ ہوگی تو آوارہ گردی کی طرف کم توجہ ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا تعلیم کی کمی کی وجہ سے تربیت کے مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ شادیاں ہوتی ہیں لڑکی پڑھی لکھی ہوتی ہے۔ دوسری طرف لڑکا پڑھا لکھا نہیں ہوتا۔ پھر سال دو سال بعد شادیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور تربیت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور نے **سیکرٹری تعلیم کو فرمایا آپ نے سیکولر تعلیم پر زیادہ زور دینا ہے۔** باقی دینی تعلیم کا کام شعبہ تربیت کی ذمہ داری ہے۔ آپ نے طلباء کو اس بات کی طرف توجہ دلانی ہے کہ کم از کم سیکنڈری سکول تک ضرور تعلیم حاصل کریں۔ اگر کسی وجہ سے ممکن نہیں تو پھر کوئی ڈپلومہ کریں اور Job کریں۔ **احمدی پڑھے لکھے ہونے چاہئیں۔ مزدوری کرنے والے نہ ہوں۔**

نیشنل سیکرٹری جائیداد نے بتایا کہ ہمارا (بیت) اور سنٹر ہے۔ اس کا ریکارڈ وغیرہ مکمل ہے اور اس کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا (بیت) اور سنٹر کی صفائی کے لئے ہر ہفتے وقار عمل کیا کریں۔

نیشنل سیکرٹری وصایا نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ یہاں موصیان کی تعداد 51 ہے۔ کمانے والوں کی تعداد 162 ہے۔ حضور انور نے فرمایا جو 51 موصی ہیں اس میں ایسی خواتین بھی ہوں گی اور طلباء بھی ہوں گے جو کمانے والے نہیں ہیں۔ تو اس لحاظ سے آپ اپنا ٹارگٹ حاصل کرنے میں بہت پیچھے ہیں۔ آٹھ سال ہو گئے ہیں آپ کو ٹارگٹ دیا ہوا ہے کہ کمانے والوں کا پچاس فیصد موصی بنائیں۔ اس طرف توجہ دیں اور یہ ہدف حاصل کریں۔

نیشنل سیکرٹری مال نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ موصیان کے علاوہ چندہ عام دینے والوں کی تعداد یکصد گیارہ ہے۔ 32 ایسے لوگ ہیں جو کم شرح پر دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مزید 46 ممبر ایسے ہیں جو باقاعدہ نہیں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو کم شرح پر دینے والے ہیں وہ باقاعدہ مرکز کو لکھیں اور کم شرح کے ساتھ دینے کی اجازت حاصل کریں۔ حضور انور نے بڑی تفصیل کے ساتھ جماعت کے بجٹ اور چندہ عام، چندہ وصیت اور چندہ دہندگان کی تعداد کا جائزہ لیا اور احباب جماعت کے چندہ کے انفرادی معیار کا جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ کا چندہ کا معیار ابھی بہت بڑھ سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگر موصی کی اور غیر موصی کی ایک جیسی Job ہے تو پھر دیکھیں کہ ان دونوں کا چندہ کیا ہے۔ کس شرح پر ہے۔ اس سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ دونوں کے چندہ کا معیار کیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا جو اچھے کمانے والے ہیں ان کو بتائیں کہ چندہ ٹیکس نہیں ہے۔ یہ محض خدا کی رضا کے حصول کے لئے ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ (دعوت الی اللہ) کے کام ہوں۔ اشاعت کے کام ہوں، لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس کی تقسیم ہے اور دوسرے (بیوت) اور مراکز کی تعمیر کے کام ہیں اور دیگر منصوبہ جات ہیں۔ ان سب کے اخراجات چندوں سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے باشرح ادا کرنے کی کوشش کریں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول مدنظر رہے۔

حضور انور نے فرمایا موصیان کی تعداد بھی بڑھائیں۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم وصیت کی شرائط پوری نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم وصیت نہیں کرتے تو ایسے لوگ بہانہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے پوچھنا چاہئے کہ کیا وہ شرائط بیعت کی تمام شرطیں پوری کرتے ہیں اور اگر نہیں تو کیا پھر وہ احمدیت چھوڑ دیں گے۔ اصل چیز یہ ہے کہ کوشش ہوتی ہے اور ایک عزم اور ارادہ ہوتا ہے کہ شرائط کی بجا آوری ہو اور حتی المقدور ان پر عمل کرنے کی سعی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے اس کی توفیق مانگتے رہنا چاہئے۔

نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ سے حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کے پاس لڑکے اور لڑکیوں کی کوئی فہرست ہے۔ اپنی فہرست کو Update کریں اور جو فہرست ہے وہ وکالت تبشیر کو بھی بھجوائیں۔

نیشنل سیکرٹری اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ لندن اور قادیان سے نئی شائع ہونے والی کتب بھی منگوائیں۔ گزشتہ چند ماہ میں قادیان میں کافی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔ یہاں (بیت) میں آپ کا بک سٹال بھی ہونا چاہئے تا کہ لوگ کتب خرید سکیں۔

ماؤری زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ کے بارہ میں رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری اشاعت نے بتایا کہ یہ ترجمہ ہم مختلف لائبریریز میں رکھوا رہے ہیں اور اس کی تقسیم کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

نیشنل سیکرٹری وقف جدید نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارا بجٹ سات ہزار دو صد ڈالر ہے اور امید ہے دسمبر کے آخر تک ہم دس ہزار ڈالرز اکٹھا کرنے کی کوشش کریں گے۔

سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی کو ہدایت دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ انصار وقف عارضی کریں اور مختلف جگہوں پر جا کر لٹریچر تقسیم کریں۔ سیکرٹری دعوت الی اللہ سے لٹریچر لیں اور تقسیم کریں۔ اسی طرح جن کو قرآن کریم آتا ہے وہ بچوں کو قرآن کریم پڑھائیں۔ بجائے گھروں میں بیٹھنے کے جماعت کو وقت دیں۔

سیکرٹری سمعی و بصری کو حضور انور نے ہدایت

باقی صفحہ 6 پر

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول کی خدمات دینیہ کا سلسلہ نصف صدی سے زائد عرصہ تک پھیلا ہوا ہے جو آپ کی وفات تک جاری رہا۔ چونکہ خاکسار کا بچپن ربوہ سے باہر گزرا تھا۔ اس لئے 1979ء میں میٹرک کا امتحان پاس کرنے تک مجھے آپ سے غائبانہ تعارف ہی رہا۔ اس تعارف کی وجہ روزنامہ الفضل ربوہ میں آپ کی طرف سے تحریک جدید کے تعلق میں چھپنے والے اعلانات کا مطالعہ اور جلسہ سالانہ کے مواقع پر حضرت اقدس مسیح موعود کے شیریں کلام سے ایک حصہ کا خوبصورت اور پُرشکوہ آواز میں پڑھنا تھی۔

آپ کی طرف سے روزنامہ الفضل میں یہ تحریک بھی چھپتی رہتی تھی کہ خوشی کے مواقع پر شکرانے کے طور پر تعمیر بیوت الذکر بیرونِ ملک کے لئے چندہ دینا چاہئے۔ چنانچہ اسی تحریک کے تابع خاکسار راقم الحروف بھی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کی خبر پا کر بالمشافہ ملاقات کے لئے آپ کے دفتر میں حاضر ہوا تا کہ حسب توفیق تعمیر بیوت الذکر کے لئے کچھ ادائیگی کروں۔ آپ نے بڑی محبت سے دفتر میں اپنے پاس بٹھایا۔ حال احوال پوچھا، والدین اور بہن بھائیوں کی خیریت دریافت کی اور گرمی کی شدت میں کچی لسّی سے میری پیاس بجھائی جو آج تک مجھے یاد ہے۔ شہری قارئین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ تھوڑے سے دودھ میں پانی ملالیں اور حسب ذائقہ نمک بھی ڈال لیں تو اس مشروب کا نام کچی لسّی ہے۔ پھر آپ نے مجھے خود ہی بتایا کہ میں روزانہ کچھ دودھ دفتر میں منگوا لیتا ہوں جس سے سارا دن آنے والے مہمانوں کی تواضع ہوتی رہتی ہے اور یہ بھی بتایا کہ میرے دفتر کے کارکنان اس مشروب کو ”چاچا کولا“ کہتے ہیں۔

پھر خاکسار جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوا اور اللہ کے فضل سے تعلیم مکمل بھی کر لی۔ اس دوران محترم چوہدری صاحب سے ملاقات ہوتی رہی۔ آپ ملاقات کے وقت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ مجھے واقفین زندگی سے بہت محبت ہے کیونکہ میں خود ایک واقف زندگی ہوں یا فرماتے کہ مجھے مربیان سے بہت محبت ہے کیونکہ میرا ایک بیٹا مربی ہے۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب بہت محبت، شفقت اور ہمدردی کرنے والے بزرگ تھے۔ نہایت خندہ پیشانی اور مسکراہٹ سے ملتے اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ روزنامہ الفضل سے آپ کا ایک خاص تعلق تھا۔ جب بھی آپ سے ملاقات ہوتی تو الفضل کے حوالہ سے ضرور کوئی بات کرتے کہ یہ اعلان یا فلاں مضمون چھپا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا حافظہ بھی بہت اعلیٰ تھا۔ آپ نے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلتے ہوئے کامیابی کے ساتھ اپنے وقف کو پورا فرمایا۔

ایک مضمون کی تیاری کے سلسلہ میں ایک دوست نے مجھے بتایا کہ محترم چوہدری صاحب جماعتی دورہ پر تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دوست نے آپ کے انکار کے باوجود باصرار آپ کو ایک بڑی رقم بطور تحفہ تھما دی۔ آپ نے وہ رقم رکھ تو لی مگر اس پر آپ کا دل ہرگز مطمئن نہیں تھا۔ آپ جب واپس مرکز پہنچے تو محترم وکیل اعلیٰ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر صورتحال واضح کی اور وہ پوری رقم چندہ تحریک جدید میں جمع کروا دی کہ اس میں میری ذات کا کوئی دخل نہیں ہے۔ چونکہ میں تحریک جدید کا نمائندہ تھا اس لئے وہ تحفہ بھی میری ذات کے لئے نہیں بلکہ تحریک جدید کے لئے ہے۔

خاکسار اس واقعہ کی تصدیق اور اس رقم کی تعیین کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ ایسا تو بارہا کئی دورہ جات کے مواقع پر ہو چکا ہے اور ہر دفعہ میرا یہی طرز عمل رہا کہ میں تحفے کی رقم چندہ تحریک جدید میں جمع کرا دیتا تھا۔ اور مجھے فرمایا کہ رقم کی تعیین نہ کریں کیونکہ مختلف واقعات میں رقم مختلف ہوتی تھی اس لئے معقول رقم کے الفاظ لکھ دیں۔

آج وہ بزرگ ہستی ہم میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیّین میں شامل فرمائے، آپ کی اولا د در اولاد کا حامی و ناصر ہو اور ہمیں آپ کی نیکیاں زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عظیم الشان عمارتیں بنانے والا مغل بادشاہ

شاہجہان شہزادہ خرم

جہانگیر کا تیسرا بیٹا، راجپوت رانی جگت گو سائیں کا لخت جگر، اپنے تدبر اور اسلامیت کے علاوہ بڑی بڑی عالی شان عمارتیں بنانے کے لئے مشہور ہے۔

شہزادگی کے زمانے میں شاہجہاں کا نام خرم تھا۔ 4 جنوری 1596ء کو پیدا ہوا۔ اس کا دادا اکبر ابھی زندہ تھا اور اپنے پوتے کو سب شہزادوں سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ شاہ جہاں نے دوسرے شہزادوں کی طرح علوم اور فنون سپہ گری کی تعلیم پائی۔ باپ کی زندگی میں خدمت اور استعداد کی وجہ سے بڑے بڑے منصب پائے۔ اپریل 1612ء میں ارجمند بانو بیگم (ممتاز محل) سے شادی ہوئی، جو امیر الامراء آصف خان کی بیٹی تھی۔ تخت نشین ہوتے ہی شاہجہاں نے بہت سی بدعات کا سدباب کیا۔ نظم امور میں دن رات مصروف رہتا اور بہت کم آرام کرتا۔

بندھیلوں کی سرکشی اور خان جہاں لودھی کی بغاوت کی سرکوبی کی۔ دکن اور گجرات میں قحط پڑا تو لاکھوں روپے لوگوں کی امداد پر صرف کر دئے۔ دکن کو فتح کیا، قندھار پر قبضہ کیا، غرض سلطنت کی توسیع اور حسن انتظام پر خاص توجہ کی۔

شاہجہاں حسن کا دلدادہ تھا ”تختِ طاؤس“ بنوایا، جس کے لئے لاکھوں روپے کے لعل، ہیرے، زمرد اور دوسرے قیمتی پتھر اور بے اندازہ سونا صَرف کیا۔ اس تخت کی تیار میں سات سال لگے اور ایک کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ قلعہ آگرہ میں مثمن بُرج اور موتی مسجد تعمیر کرائی۔ دہلی کا لال قلعہ اور نئی شہر پناہ اور جامع مسجد اسی کی بنائی ہوئی ہے، جو عظمت اور خوبصورتی کے اعتبار سے ہندوستان بھر میں بے نظیر ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ اور حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مزاروں پر شاندار گنبد بنائے اور سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ ممتاز محل کا مقبرہ ”تاج محل“ آگرہ میں تعمیر کرایا، جو بائیس سال میں مکمل ہوا اور اس پر تین کروڑ روپیہ صَرف ہوا۔ یہ عمارت اپنے حسن و جمال اور اپنی عظمت کے اعتبار سے دنیا بھر کی عمارتوں میں بے نظیر ہے۔

شاہجہاں نے اپنی مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے تمام انتظامات بہتر بنیادوں پر قائم کیے۔ عالموں، شاعروں اور مصوروں کی دل کھول کر سرپرستی کی اور اور اکبر اور جہانگیر کی علم دوستی کی روایات کو زندہ رکھا۔ آخر میں بیمار ہو گیا اور سلطنت کے کام کے قابل نہ رہا۔ چنانچہ اس کے قابل ترین لڑکے اورنگ زیب نے سلطنت سنبھال لی۔

22 جنوری 1666ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پائی۔

(سو بڑے لوگ ص 55 از سیموئیل سنن ولیم اے۔ ڈی وٹ ترجمہ و اضافہ ابواب مولانا عبدالمجید سالک فیروزسنز)

(مرسلہ: مکرم ندیم احمد فرخ صاحب)

بقیہ صفحہ 5 دورہ حضور انور ایدہ اللہ

دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنے ملک کی ڈاکومنٹری بنائیں۔ یہاں بہت سے مقامات ہیں، بہت سی جگہیں ہیں جہاں کی ڈاکومنٹری بنائی جا سکتی ہے۔

محاسب کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ باقاعدہ حسابات دیکھا کریں اور اکاؤنٹس چیک کیا کریں۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے بتایا کہ وہ Job دلوانے کی کوشش کرتے ہیں۔ باقی یہاں کوئی ایسے معاملات نہیں ہیں جن میں شعبہ امور عامہ کو کام کرنا پڑے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں بھی اصلاحی کمیٹی کا قیام کریں اور آپ کی جماعتوں میں بھی اصلاحی کمیٹیاں ہونی چاہئیں۔

دعوت الی اللہ کے حوالہ سے حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ اپنا پروگرام بنائیں، خدام، انصار اور لجنہ اپنا اپنا پروگرام بنائیں گے۔ لیکن جب نیشنل سیکرٹری دعوت الی اللہ کی طرف سے پروگرام ہوگا تو پھر خدام، انصار اور لجنہ سب اس میں شامل ہوں گے۔ جماعت کے اس پروگرام کے مقابل پر ان معین دنوں میں اپنا پروگرام نہیں بنائیں گے۔ **جماعتی پروگرام کو اولیت حاصل ہے۔ جماعتی پروگرام کے ساتھ Clash نہیں ہونا چاہئے۔**

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ چھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (بیت) میں تشریف لے آئے جہاں نیشنل مجلس عاملہ اور دوسرے مختلف شعبہ جات نے باری باری حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیوزی لینڈ جماعت کے ایک دوست مکرم مشرف گینائی صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ مشرف گینائی صاحب کی اہلیہ نائب صدر لجنہ نیوزی لینڈ ہیں۔ یہاں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس بیت المقیت تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26 نومبر 2013ء کو نماز ظہر وعصر کے بعد دو بجکر 15 منٹ پر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ

مکرمہ امۃ النور طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ بریڈفورڈ یو کے مورخہ 25 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مرحوم کی بڑی بیٹی تھیں۔ آپ کو بچپن سے ہی کسی نہ کسی رنگ میں خدمت دین کی توفیق ملتی رہی۔ 1978ء میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ میں حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ سیکرٹری موصیات، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور سیکرٹری تعلیم کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ یو کے میں سیکرٹری تعلیم اور ساؤتھ آل جماعت میں صدر لجنہ بھی رہیں۔ انگلستان آمد کے بعد سالہا سال تک بچوں، ناصرات اور لجنہ کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے اور انہیں نماز اور قرآن کریم کی بعض سورتیں اور دعائیں یاد کروانے کی توفیق پائی۔ ناصرات اور لجنہ کی تعلیمی وتربیتی کلاسز اور سلیبس کے سلسلہ میں بھی راہنمائی کرتی رہیں۔ آپ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعاگو اور نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز اور نیک خاتون تھیں۔ جس مشن ہاؤس میں بھی قیام رہا وہاں کی صفائی کے علاوہ جماعتی مہمانوں کی ضیافت کا بہت خیال رکھتیں۔ خلافت کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی اردو ڈاک ٹیم میں بھی خدمت کی توفیق ملی۔ اپنی اولاد کی بہت اچھی تربیت کی اور انہیں جماعت کیلئے مفید وجود بنانے کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ

مکرمہ آمنہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب مربی سلسلہ مورخہ 7 نومبر کو کینیڈا میں وفات پاگئیں۔ آپ دسمبر 1939ء میں مکرم چوہدری شیر محمد صاحب کے ہاں علی پور ضلع قصور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے دادا چوہدری فتح محمد صاحب نے خلافت ثانیہ میں بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کے خاندان میں مکرم چوہدری نورالدین صاحب ذیلدار آف 6/11L ضلع ساہیوال معروف احمدی تھے۔ آپ کی شادی 1957ء میں مکرم مقبول احمد ذبیح صاحب سے ہوئی۔ آپ کا نکاح حضرت مصلح موعود نے پڑھایا۔ ازدواجی زندگی کے 40 برسوں میں سے 18 برس تک آپ کے خاوند افریقہ کے ممالک یوگنڈا، سیرالیون، تنزانیہ اور زیمبیا میں مقیم رہے جبکہ آپ ربوہ میں رہیں۔ آپ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدہ شمولیت اختیار کرتی تھیں۔ جماعتی تقریبات میں دلچسپی سے شامل ہوا کرتی تھیں۔ جماعتی رسائل خصوصاً الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے والی تھیں۔ ایک لمبا عرصہ اپنے حلقہ میں لجنہ کی محصلہ بھی رہیں۔ جنگ کے دوران فوجیوں کے لئے صدریوں کی تیاری میں حصہ لیا۔ درثمین اور کلام محمود کے اشعار بہت کثرت سے یاد تھے۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم مجیب احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ اور صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کے چار پوتے پوتیاں وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔

مکرم مرزا عبدالقدیر چغتائی صاحب

مکرم مرزا عبدالقدیر چغتائی صاحب یو۔کے مورخہ 21 ستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 97 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر مرزا عبدالکریم صاحب کے بیٹے اور حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالہ مصنف چٹھی مسیح کے پوتے تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم، تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے حاصل کی پھر آپ نے رائیل انڈین ائیرفورس میں شمولیت اختیار کرلی اور دوسری جنگ عظیم میں خدمات سرانجام دیں۔ آپ نے 1965ء کی جنگ میں تمغہ خدمت حاصل کیا اور دوسری جنگ عظیم کے دوران حکومت برطانیہ کی طرف سے 9 میڈلز بھی حاصل کئے آپ کی شادی حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب آف لاہور کی پوتی مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کو دو بیٹے اور دو بیٹیاں عطا فرمائیں۔ آپ موصی تھے اور مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ اپنے دادا صاحب اور والد صاحب کی طرف سے بھی چندے ادا کرتے تھے۔ آپ کو کچھ عرصہ گیمبیا میں وقف عارضی کرنے کی توفیق ملی جس کے دوران آپ نے Banjul میں پہلا پانی کا کنواں بنوایا۔ آپ کامیاب داعی الی اللہ تھے اور آپ کو 89 بیعتیں کرانے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ آپ کو Camberly یو کے میں 22 سال مختلف شعبوں میں جماعتی خدمت بجالانے کی بھی توفیق ملی۔ خلافت سے بہت وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ بہت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، نیک اور مخلص انسان تھے۔

مکرم چوہدری غلام نبی چیمہ صاحب

مکرم چوہدری غلام نبی چیمہ صاحب چک نمبر 141 مراد ضلع بہاولنگر مورخہ 27 جون 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب (سابق امیر ومشنری انچارج تنزانیہ حال مربی ضلع اسلام آباد) کے والد تھے۔

مکرمہ سیدہ کریم خاتون صاحبہ

مکرمہ سیدہ کریم خاتون صاحبہ کراچی مورخہ 16 ستمبر 2013ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ آپ نے اپنے خاوند کے ہمراہ 1950ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی۔ جس کے بعد ان کے خاندان کی طرف سے مخالفت کا دور شروع ہوا۔ لیکن آپ نے اس موقعہ پر بڑے صبر اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سید مشہود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ یو کے اور مکرم حافظ سید شاہد احمد صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی نانی تھیں۔

مکرمہ زہرہ کے۔پی صاحبہ

مکرمہ زہرہ کے۔پی صاحبہ اہلیہ مکرم ٹی۔کے محمود احمد صاحب واقف زندگی کیرالہ انڈیا مورخہ 12 ستمبر 2013ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تقویٰ شعار، خاموش طبع اور رحمی رشتوں کا خیال رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ کو اپنی جماعت میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا محمد حفیظ بقاپوری صاحب مرحوم قادیان مورخہ 18 نومبر 2013ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت چوہدری مولابخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی قادیان آگئی تھیں۔ بچپن میں حضرت مصلح موعود کے خطبات اور درس قرآن مجید میں شمولیت کا موقع ملا۔ آپ کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے غیر معمولی محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ تقسیم ملک کے بعد پہلی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان کی حیثیت سے دس سال سے زائد عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، بلند حوصلہ اور دعاگو خاتون تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ عہد درویشی کا تمام عرصہ نہایت صبر وشکر، خدمت گزاری اور حسن خلق سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر عبدالرشید بدر صاحب سرجن نور ہسپتال قادیان کی والدہ اور مکرم محمد اکبر صاحب واقف زندگی کی خوشدامن تھیں۔

مکرم لعل دین صدیقی صاحب

مکرم لعل دین صدیقی صاحب سابق کارکن تعلیم الاسلام کالج و نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ مورخہ 8 ستمبر 2013ء کو بعارضہ کینسر 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے چار خلفائے احمدیت کا دور پایا۔ 10 سال حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی بطور خانساماں خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند اور اخلاص و وفا کے ساتھ خدمت کرنے والے بہت نیک اور ہنس مکھ انسان تھے۔ آپ ہر سال رمضان المبارک میں تقریباً دس یا پندرہ دفعہ قرآن مجید کا دور مکمل کیا کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم زیادہ نہیں تھی مگر حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھتے تھے اور جن مشکل الفاظ کا مطلب سمجھ نہ آتا ان کا مطلب دوسروں سے پوچھا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد سعید صدیقی صاحب

مکرم محمد سعید صدیقی صاحب کانپور انڈیا مورخہ 2/اکتوبر 2013ء کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نہایت خوش اخلاق، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نیک اور فدائی انسان تھے۔ آپ نے 30 سال تک جماعت کانپور میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیویوں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب

مکرم محمد فیروز الدین انور صاحب کلکتہ انڈیا مورخہ 7 نومبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ نیک، صالح، خادم دین اور

(باقی صفحہ 8 پر)

(بقیہ از صفحہ 7 نماز جنازہ حاضر و غائب)

نافع الناس وجود تھے۔ جماعت احمدیہ کلکتہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔اسی طرح ناظم انصاراللہ بنگال و آسام بھی رہے۔ خلافت سے نہایت عقیدت اور والہانہ محبت تھی۔ تقسیم ملک کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کی توفیق ملتی رہی۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولوی محمد مصلح الدین سعدی صاحب مربی سلسلہ حیدرآباد کے والد تھے۔

مکرم احمد سعید اختر صاحب

مکرم احمد سعید اختر صاحب ابن مکرم فضل الرحمن بسمل صاحب واپڈا ٹاؤن لاہور مورخہ 28/اکتوبر 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔آپ ملتان اور مظفرگڑھ میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات بجالاتے رہے۔بعدازاں جونیئر ریسرچ آفیسر محکمہ اریگیشن سے ریٹائرمنٹ کے بعد حلقہ واپڈا ٹاؤن لاہور میں رہائش پذیر ہوئے تو وہاں ناظم انصاراللہ اور سیکرٹری وصایا کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔آپ نیک، دعاگو، انتہائی سادہ، متوکل اور مخلص انسان تھے۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد صدیق صاحب

مکرم محمد صدیق صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ گزشتہ سال کوٹ عبدالمالک میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں 51 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ حضرت مہر دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ تہجد گزار، نماز باجماعت کے پابند، نڈر داعی الی اللہ، مہمان نواز، صابر وشاکر اور نیک انسان تھے۔قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔جماعت اور خلافت سے گہری وابستگی اور محبت تھی۔اپنی ہر چیز خدمت دین کے لئے وقف کر رکھی تھی۔آپ کو زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔مرحوم موصی تھے۔

مکرم عمر بلال صاحب

مکرم عمر بلال صاحب ابن مکرم محمد صدیق صاحب کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ گزشتہ دنوں اپنے والد محمد صدیق صاحب کی وفات کے نو ماہ بعد بجلی کا کرنٹ لگنے سے 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ نمازوں کے پابند، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، خوش خلق، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار نیک نوجوان تھے۔آپ کو شعبہ اطفال میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کا موقع ملا۔نیز ناظم اطفال، ناظم سمعی بصری اور ناظم عمومی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ انور بیگم صاحبہ

مکرمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد علی صاحب مرحوم لاہور مورخہ 10 نومبر 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، صاف گو اور نیک خاتون تھیں۔جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں خود بھی حصہ لیتیں اور اپنے بچوں کو بھی ان میں شامل ہونے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔کراچی میں مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم اکرم محمود صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل ڈنمارک میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرم زاہد محمود قریشی صاحب

مکرم زاہد محمود قریشی صاحب والٹن لاہور کینٹ مورخہ 22 ستمبر 2013ء کو برین ہیمبرج سے ساڑھے 52 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ مکرم حکیم محمد عبداللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے اور مکرم محمد صدیق انصاری صاحب (برادر مکرم مولانا محمد سعید انصاری مرحوم سابق مربی سلسلہ) کے نواسے تھے۔سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء میں شدید زخمی ہوئے۔اسی دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ فون آپ کی عیادت بھی کی۔آپ نہایت شفیق، بیوی بچوں سے حسن سلوک کرنے والے نیک انسان تھے۔جماعتی عہدیداران کی بہت عزت کرتے اور مالی قربانی میں بڑے اہتمام اور شوق سے حصہ لیتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ناصر محمود عباسی صاحب

مکرم ناصر محمود عباسی صاحب ابن مکرم نذیر احمد عباسی صاحب ربوہ مورخہ 23 جولائی 2013ء کو 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔آپ بہت نیک، سادہ مزاج، ملنسار، صاف گو، قناعت پسند، درویش صفت اور نڈر انسان تھے۔وقف عارضی کے طور پر کئی جماعتی اداروں میں خدمت کی توفیق پائی نظام جماعت اور خلافت سے نہایت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔آپ مکرم مولانا محمد سعید انصاری صاحب (مربی سلسلہ انڈونیشیا، ملائیشیا اور سنگاپور) کے داماد اور مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب مربی سلسلہ (وکالت اشاعت لندن) کے خسر تھے۔

مکرم قاضی مقبول احمد صاحب

مکرم قاضی مقبول احمد صاحب جرمنی مورخہ 10/اگست 2013ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ مرحوم بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

عزیزم سعد اللہ

عزیزم سعد اللہ واقف نو ربوہ کو 2012ء میں ہڈی کے کینسر کی تشخیص ہوئی تھی جس کی وجہ سے 29/اکتوبر 2013ء کو 16 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔عزیزم نہایت ذہین، اچھے اخلاق وعادات اور اعلیٰ خصوصیات کے مالک تھے آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور چھوٹی عمر سے ہی اپنے غیراز جماعت عزیزوں کو قرآن و حدیث کی رو سے صداقت حضرت مسیح موعود کے دلائل بڑے مؤثر رنگ میں پیش کیا کرتے تھے۔عزیز کے والدان کی پیدائش کے کچھ عرصہ بعد شہید ہو گئے تھے۔ پسماندگان میں والدہ یادگار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

بلند ترین عمارت کی تعمیر

دنیا کی بلند ترین عمارت چین کے شہر چانشا میں شروع کی گئی ہے جو منصوبے کے مطابق دبئی میں واقع برج خلیفہ کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی بلند ترین عمارت بن جائے گی۔چین کے ریڈیو سٹیشن کے مطابق اس نئی عمارت کا نام سکائی سٹی رکھا جائے گا۔یہ عمارت 838 میٹر بلند ہوگی اور اس کی منزلوں کی تعداد 208 ہوگی۔ اس عمارت میں رہائش گاہیں، سکول ہسپتال، سماجی اداروں اور کمپنیوں کے دفاتر اور دکانیں بنائی جائیں گی۔اس منصوبے پر 85 کروڑ ڈالر لاگت آئے گی اور اس عمارت کا تعمیراتی کام اگلے سال اپریل میں مکمل کئے جانے کا امکان ہے۔

(روزنامہ دنیا 24 جولائی 2013ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔دسمبر

طلوع فجر	5:26
طلوع آفتاب	6:51
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	5:06

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 دسمبر 2013ء

1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:15 am	آخری زمانے کی علامات
3:15 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 8 فروری 2008ء
6:40 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:45 am	دینی و فقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
2:05 pm	ترجمۃ القرآن
8:05 pm	حضرت مسیح ناصریؑ کا اصل پیغام
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا ہشتم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097

FR-10

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
Rabwah

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ 0476212922
03346360340-03336706696

ربوہ آئی کلینک میں درج ذیل آسامیاں خالی ہیں۔خواہشمند جلد رابطہ کریں
● کوالیفائیڈ میل نرس/فی میل نرس جو کلینک اور تھیٹر کا کام جانتے ہوں۔
● کلینک اور تھیٹر میں صفائی کیلئے خاتون
سیکھنے کے خواہشمند میٹرک پاس بھی رابطہ کرسکتے ہیں
برائے رابطہ: 0476211707,6214414
03017972878